



سوال

(90) میت کی طرف سے چالیسویں دن صدقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ وفات کے چالیس دن بعد میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا صحیح ہے لیکن کسی دن کی تحدید اور تعیین کرنا بدعت ہے۔ مستقل فتویٰ کمیٹی برائے بحوث علمیہ و افتاء کے پاس میت کی طرف سے چالیسویں دن محفل منعقد کرنے کے سلسلے میں ایک سوال آیا تھا جس کا کمیٹی نے حسب ذیل جواب دیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالح سے میت کے لیے کسی قسم کی محفل منعقد کرنا ہرگز ثابت نہیں ہے، وفات کے وقت، نہ وفات کے بعد ساتویں یا چالیسویں دن اور نہ ایک سال بعد بلکہ یہ بدعت اور ایک بری عادت ہے۔ یہ قدیم مصریوں اور دیگر کافروں کی رسم ہے لہذا جو مسلمان اس قسم کی محفلیں منعقد کرتے ہیں انہیں سمجھانا اور اس سے منع کرنا ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر کے ان بدعات اور کفار کی مشابہت سے اجتناب کر لیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بعثت بین یدی الساعة بالسیف حتی یعبد اللہ وحده لا شریک له، وجعل رزقی تحت ظل رحمی، وجعل الذلۃ والصغار علی من خالف امری، ومن تشبه بقوم فهو منهم) (مسند احمد: 2/50)

”مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے حتیٰ کہ اللہ وحده لا شریک له کی عبادت کی جائے اور میرا رزق میرے نیزے کے سایہ تلے رکھا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کے لیے ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ اسی میں سے ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لترکبن سنن من کان قبلکم سبرا بشبر و ذراعا بذرع حتی لو ان احدہم دخل حجر ضب لدخلتہم حتی لو ان احدہم جامع امراتہ بالطریق لفضلتہم) (صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ح: 3456 والمستدرک للحاکم، 4/455 واللفظ له)

”تم پہلے لوگوں کے طریقوں کو بالکل اسی طرح مکمل طور پر اختیار کر لو گے جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی شخص سانڈے کی بل



میں داخل ہوا تو تم بھی داخل ہو گے اور اگر ان میں سے کسی نے راہ چلنے اپنی بیوی سے جماع کیا تو تم بھی ایسا کرو گے۔“

ہذا ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 89

محدث فتویٰ